سلسلہ خطبات جمعہ

شیخ الحدیث حضرت مولانا حافظ انوار الحق صاحب

دنیا کی محبت اور علامات قیامت

نحمده ونصلی علی رسوله الکریم اما بعد فاعوذ بالله من الشیطان الرجیم بسم الله الرحمن الرحیم قال الله تعالیٰ اِقْتَرَبَ لِلنَّاسِ حِسَابُهُمْ وَ هُمْ فِی غَفْلَةٍ مُّعْرِضُوْنَ (سورة الانبیاء. ۱)

ترجمہ: ”نزدیک آ گیا لوگوں کے حساب کا وقت اور لوگ غفلت میں پڑے ہیں“

امانت خداوندی کی سپردگی اور انسان کی غفلت:

محترم حاضرین! رب کائنات کے عظیم کلام پاک کی ایک آیت آپ کے سامنے تلاوت کی۔

اللہ تعالیٰ نے انسان کو اس دنیا میں اپنا نائب اپنا خلیفہ بنایا (جیسا کہ قرآن عظیم میں ارشاد باری تعالیٰ ہے (انی جاعل فی الارض خلیفه (الآیۃ)“اور انسان کو اللہ تعالیٰ نے اس دنیا میں انہی صفات کا مظہر اتم بنایا۔“

اس دنیا کو اللہ تعالیٰ نے دار العمل اور دار الامتحان بنایا اس کو سیر کرنے کی جگہ تمام خواہشات پوری کرنے اور تمام عمر رہنے کی جگہ نہیں بنائی۔

انسان کا مقصد تخلیق اور کج روی:

اس کے برعکس ہم اپنا مقصد تخلیق وما خلقت الجن والانس الا لیعبدون

بھول کر اسی دنیا کو اپنی جنت بنانے پر تلے ہوئے ہیں۔ اپنے دل و دماغ میں جائز و ناجائز خواہشات کو پیدا کر کے انہیں پروان چڑھانے کے لئے ہر جائز و ناجائز راستہ اختیار کرنے کی کوششوں میں لگے ہوئے ہیں۔ زندگی کی ترتیب ایسی بنائی ہے کہ اپنے نفس سے شروع کر کے اپنے بچوں تک خواہشات کے ایک لامتناہی سلسلہ میں گرفتار ہیں کہ میں ایسے نظر آؤں میرا گھر، گاڑی اور کاروبار ایسے ہوں جو کسی اور کے لئے باعث حسرت ہوں، حالانکہ ایک عقلمند انسان دنیا سے دل نہیں لگاتا بلکہ حضور اقدسؐ کے اس ارشاد پر عمل کرتا ہے کہ

کن فی الدنیا کانک غریب تم دنیا میں ایسے زندگی گزارو جیسا کہ ایک پردیسی ہوتا ہے۔

لیکن ہم نے کیا کیا؟ بالکل اس کے الٹ ہو گئے اپنے نفس کی خوشی کی خاطر ہر ناروا و رغیر شرعی طریقہ اختیار کر کے حضور پاک کی اس حدیث کا مصداق بن گئے۔ ارشاد نبویؐ ہے کہ ایک شخص عادی ہو جائے گناہ کا تو اس کا قلب ایسا ہو جاتا ہے جیسے الٹا کیا ہوا برتن جس میں کوئی چیز نظر نہ آئے، پھر انسان نہ کسی بھلائی کو بھلائی اور نہ برائی کو برائی سمجھتا ہے۔ گویا دل

کے اردگرد گناہوں کا ایک غلاف احاطہ کر کے صراط مستقیم سے بھٹک جاتا ہے۔

وطن اصلی:

محترم سامعین! ہمارا وطن اصلی جنت ہے اور دنیا وطن اقامت ہے۔ مسافر کی طرح مختصر زندگی گزارنے کیلئے یہاں بھیجا گیا' اسے دارالامتحان بنا کر جنت یا جہنم کا راستہ خود اپنے اعمال سے طے کرنے کا محدود اختیار دیا گیا' دنیا کی زندگی عارضی اور فانی ہے اور اسے ختم ہونا ہے۔ اس کے مقابلہ میں آخرت کی زندگی ہمیشہ رہنے والی ہے۔ قرآن حکیم میں ایک مومن کی زندگی سے متعلقہ تمام ضروری معلومات اور احکامات موجود ہیں اللہ تعالیٰ کی نازل کردہ الہامی کتاب روز قیامت تک انسانوں کیلئے راہ ہدایت ہے اس کا سب سے بڑا معجزہ یہ ہے کہ یہ دنیا کے تمام افراد کیلئے ہے۔ ماضی کی اقوام (ثمود و عاد وغیرہ) کا تذکرہ' حال کی اقوام کیلئے آئینہ اور درس عبرت ہے' انبیائے کرامؑ کی حیات مقدسہ ان کی طرز زندگی ان کی تبلیغ آج کے انسانوں کیلئے قابل تقلید عمل ہے۔ قرآن حکیم میں مستقبل میں پیش آنے والے واقعات کے اشارات اور ایسے اسرار بھی ہیں جو اہل ایمان کو دعوت فکر دیتے ہیں۔

اسی سلسلہ میں بندہ نے آپ کے سامنے قرآن پاک کی ایک آیت تلاوت کی۔ جس کے معنی یہ ہیں کہ "انسانوں کے حساب کا وقت قریب ہو گیا اور وہ اپنی غفلت کے اندر سرگرداں ہیں"

شومئی قسمت ہے کہ ہمیں احساس ہی نہیں کہ ہمارا ہر گزرنے والا دن ہمیں قبر سے قریب سے قریب تر کر رہا ہے اور ہم خوش ہوتے ہیں کہ میری عمر اتنی ہو گئی' اتنی ہو گئی۔ اور زندگی گزار رہے ہیں۔ برتھ ڈے منانے اور نت نئے رسوم و خرافات کو اپنی عمر کا اہم جزو بنا دیا ہے۔

امام غزالیؒ فرماتے ہیں' اے دوست تجھے کیا معلوم کہ بازار میں وہ کپڑا لہو نچ چکا ہو جسے تیرا کفن بنتا ہے۔"

تو ہم اگرچہ موت کو بھول جائیں لیکن موت ہمیں نہیں بھولتی اپنے وقت پر آ کر اپنا حساب بیباک کر دے گی۔ جیسا کہ ایک شاعر کہتا ہے۔ الناس فی غفلاتھم ورحی المنیۃ تطحن

موت کی چکی تیز رفتاری سے چل رہی ہے اور لوگ غفلتوں میں پڑے ہیں۔

یوم الحساب: ٥

آیت کی تفسیر میں مفسرین فرماتے ہیں' حساب و کتاب اور مجازات کی گھڑی سر پر کھڑی ہے لیکن یہ لوگ (یعنی مشرکین وغیرہ) سخت غفلت و جہالت میں پڑے ہیں۔

محترم سامعین! آیت اقترب للناس حسابھم "یعنی وہ وقت قریب آ گیا جس میں لوگوں سے ان کے اعمال کا حساب لیا جائے گا" مراد اس سے قیامت ہے اور اس کا قریب آ جانا ہے دنیا کی پچھلی عمر کے لحاظ سے ہے کیونکہ یہ امت آخر الامم ہے اور اگر حساب عام بھی مراد لیا جائے تو حساب قبر بھی اس میں شامل ہے جو ہر انسان کو مرنے کے فوراً بعد دینا

ہوتا ہے اور اسی لئے ہر انسان کی موت کو اس کی شخصی قیامت کہا گیا۔ من مات فقد قامت قیامته یعنی جو شخص مر گیا تو اس کی قیامت تو ابھی قائم ہو گئی اسی معنی کے اعتبار سے حساب کا وقت قریب ہونا تو بالکل ہی واضح ہے کہ ہر شخص کی موت خواہ کتنی ہی عمر ہو کچھ دور نہیں خصوصاً جبکہ عمر کی انتہاء نامعلوم ہے۔ تو ہر دن ہر گھنٹہ موت کا خطرہ سامنے ہے۔

علامات قیامت اور حضور کی خبر:

حدیث مبارک ہے بعثت انا والساعة کهاتين یعنی میرا بھیجا جانا قیامت جیسے یہ دونوں انگلیاں اور آپ ﷺ نے قعدہ میں کلمہ شھادة پر اٹھانے والی اور بیچ کی انگلیاں ملائیں۔ اس سے ظاہر ہے کہ قیامت قریب ہے۔ کیونکہ درمیان میں کوئی اور فاصلہ نہیں جس کا انتظار ہو۔ اور اس وجہ سے کہ جو چیز آنے والی ہو وہ قریب ہی ہوتی ہے کیونکہ ہر دم قرب ہوتا جاتا ہے جیسے گزرے ہوئے سے ہر دم دور ہوتی جاتی ہے۔

حضور اقدس ﷺ نے اپنے مبعوث فرمانے اور ساتھ ہی قیامت کے قائم ہونے کی مختلف علامات و آثار بھی بیان فرمائے ہیں جیسا کہ فرمان نبویؐ مبارک ہے۔

زکوٰۃ کو تاوان سمجھنا:

حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا جب مال غنیمت کو دولت قرار دیا جانے لگے اور زکوٰۃ کو تاوان سمجھا جانے لگے' علم کو دین کے علاوہ کسی اور غرض سے سکھایا جانے لگے۔ مرد بیوی کی اطاعت کرنے لگے' ماں کی نافرمانی کی جانے لگے اور دوستوں کو قریب اور باپ کو دور کیا جانے لگے۔ جب مسجد میں شور وغل کیا جائے اور جب قوم اور جماعت کی سرداری اس قوم و جماعت کے فاسق و فاجر کرنے لگے' قوم و جماعت کے سربراہ اس قوم و جماعت کے کمینہ رذیل شخص ہونے لگیں۔ آدمی کی تعظیم اس کے شر اور فتنہ کے ڈر سے کی جانے لگے اور جب لوگوں میں گانے والیوں اور ساز باجوں کا دور دورہ ہو جائے اور شرابیں پی جانے لگی' اس امت کے اگلے پچھلے لوگوں کو برا بھلا کہنے لگیں اور ان پر لعنت بھیجنے لگیں تو اس وقت تم ان چیزوں کے جلدی ظاہر ہونے کا انتظار کرو۔

سرخ یعنی تیز و تند اور شدید ترین طوفانی آندھی کا' زلزلہ کا' زمین میں دھنس جانے کا' صورتوں کے مسخ ہونے کا' پتھروں کے برسنے کا' نیز ان چیزوں کے علاوہ قیامت اور تمام نشانیوں اور علامتوں کا انتظار کرو جو اس طرح پے در پے وقوع پذیر ہوں گی۔ جیسے مثلاً موتیوں کی لڑی کا دھاگہ ٹوٹ جائے اور اس کے دانے پے در پے گرنے لگیں۔

علمائے حق کا اٹھ جانا:

اس طرح حضرت انسؓ کی روایت ہے کہ میں نے رسول کریم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا بلاشبہ قیامت کی علامتوں میں سے یہ ہے کہ علم اٹھا لیا جائے گا یعنی حقیقی عالم اس دنیا سے اٹھ جائیں گے یا یہ کہ علماء کی قدر و منزلت لوگوں

کے قلوب سے ختم ہوجائے گی جہالت کی بہتات ہوگی۔ ہرطرف جاہل ونادان ہی نظر آنے لگیں گے (اور یہی ہورہا ہے کہ آج کل بغیر استاد و رہنما کے دو ر چار کتابوں کا اپنے گھر میں بیٹھ کر مطالعہ کر لینے سے ہر آدمی دانشور بن گیا ہے۔ اگرچہ دعویٰ علم و دانش کا ہے مگر علم و دانش سے کوسوں دور۔ اور حقیقت میں جاہل ہوتے ہیں) زنا کثرت سے ہونے لگے گا اور آپ کو ہرطرف یہ عام نظر آئے گا اور ہماری شقی القلبی کا یہ عالم ہے کہ ہم اس کو گناہ صغیرہ میں بھی شمار کرنے پر تیار نہیں۔ وجہ اس کی یہی ہے کہ ان لوگوں میں شرم وحیاء اور غیرت کم بلکہ نہ ہونے کے برابر ہے پھر فرمایا۔ شراب بہت پی جائے گی اور اس کی عملی تصویر ہر جگہ دیکھتے ہیں اور یہ شراب خوری کی زیادتی آبادیوں اور لوگوں میں فتنہ فساد پھیلنے کا باعث ہوگی، مردوں کی تعداد کم ہوجائے گی (جن کی بدولت عالم کا نظام استوار و مستحکم ہوتا ہے) عورتوں کی تعداد بڑھ جائے گی۔

ایک دوسری جگہ حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا قیامت اسوقت تک نہیں آئے گی۔ جب تک مال و دولت کی فراوانی نہیں ہوجائے گی اور فراوانی بھی اس طرح کی ہوگی کہ ایک شخص اپنے مال کی زکوٰۃ نکالے گا لیکن وہ کوئی ایسا شخص نہیں پائے گا جو کہ اس کی زکوٰۃ کا مال لے۔ اور جب تک عرب کی سرزمین باغ و بہار اور نہر والی نہ ہو۔ اور ایک روایت میں یوں ہے کہ قیامت اس وقت تک نہیں آئے گی۔ جب تک کہ عمارتوں اور آبادی کا سلسلہ اھاب یا یھاب تک نہ پہونچ جائے۔

ایک اور حدیث شریف میں فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ نے قسم اٹھا کر فرمایا یہ دنیا اس وقت تک اختتام پذیر نہیں ہوگی جب تک ایسا زمانہ نہیں آئے گا کہ آدمی قبر کے پاس سے گزرے گا اور پھر لوٹ کر قبر پر آئے گا اور حسرت سے کہے گا کہ کاش میں اس قبر والے کی جگہ ہوتا اور یہ اس کا دین نہیں بلا ہوگی۔

محترم حاضرین! اسی طرح کی بے شمار قیامت کی نشانیاں حضور ﷺ نے کئی احادیث میں بیان فرمائیں۔ اور ان میں سے اکثر نشانیاں دیکھ کر بھی ہمارا ضمیر نہیں جاگتا اور ہمارا نفس شتر بے مہار کی طرح اپنی خواہشات کی طرف ایسے لپکتا ہے جیسا کہ کئی دنوں کا بھوکا کھانے کی طرف۔ یہ تمیز ہم نہیں کرتے کہ کون سا کام اللہ کی رضا کا باعث ہے اور کون سا کام حق تعالیٰ کی ناراضگی کا سبب۔ قرب قیامت کی بہت سی نشانیاں ہم اپنی آنکھوں سے پوری ہوتی دیکھ رہے ہیں۔ جیسا کہ حضور ﷺ نے فرمایا جب مکہ معظمہ کے پیٹ کو چیر کر راستے بنادیئے جائیں گے۔ اور جب عمارتیں پہاڑوں کے برابر بن جائیں تو تم قیامت کا انتظار کرنا۔

مکہ معظمہ کے پیٹ چیرنے کا مطلب یہ بھی ہوسکتا ہے کہ مکہ معظمہ ایک پہاڑی جگہ تھی آج اس کے اندر بنے راستے روڈ اور سرنگیں دیکھ کر پتہ نہیں چلتا کہ یہاں کبھی پہاڑ تھے۔ جب عمارتیں پہاڑوں سے اونچی ہوجائیں، اس کا مطلب بھی بالکل واضح ہے جیسے ہی حرم شریف سے نکلیں بالکل سامنے گھڑی فلک بوس عمارتیں ہوٹلز حضور ﷺ کے حدیث شریف کا مصداق ہیں، جن کی آخری منزل کو دیکھنے سے سر سے ٹوپی گرتی ہے اور ہر جگہ ہر شہر میں ہر ملک میں عمارات کا یہی

سلسلہ ہے دنیا کا کوئی بھی شہر اس قسم کی عمارات سے خالی نہیں ہے۔

حضورﷺ کی ایک حدیث مبارک ہے ایک مرتبہ مدینہ منورہ میں زور سے آندھی آئی۔ ازواج مطہرات میں سے کسی نے کہہ دیا کہ اے اللہ کے نبی کہیں قیامت تو نہیں آئی۔ حضورﷺ اٹھ کر بیٹھ گئے اور ارشاد فرمایا قیامت کیسے آگئی ابھی تو اہل عراق کا کھانا پینا بند نہیں ہوا۔ اور عرب کی سرزمین ابھی سرسبز نہیں ہوئی۔ اہل عراق کا کھانا پینا بند ہونا آپ اپنی زندگی میں دیکھ چکے ہیں کہ ان پر چند سال پہلے کیا گزرا کھانا تو دور کی بات دوائیاں بھی نہیں پہونچ سکتی تھیں ان کے پاس سرزمین عرب میں زراعت کا ہونا۔ آپ نے خود سنا بھی ہوگا اور بعض نے مشاہدہ بھی کیا ہوگا کہ اب سرزمین عرب کا زیادہ تر حصہ زراعت میں استعمال ہوتا ہے بلکہ اب تو وہ لوگ خود کفیل ہو کر فالتو غلہ اور ممالک میں بطور امداد بھیجتے ہیں۔

بیوی کی اطاعت کرنا:

ماں کے مقابلہ بیوی کی فرمانبرداری کرنا اور باپ کے بجائے دوست کی بات ماننا علامت بتانے کے ساتھ حضور اقدسﷺ نے حقوق کا دائرہ کار بھی متعین فرمادیا۔ ماں کیلئے اپنے حقوق مقرر کئے اور بیوی کیلئے اپنے حقوق مقرر فرمائے۔ تو اب یہی امتحان کی جگہ ہے کہ انسان ان حقوق میں کمی بیشی کرتا ہے یا اپنے اپنے مصرف میں صحیح استعمال میں لاتا ہے اگر ماں باپ کو نظر انداز کرے اور بیوی کی ہر بات پر آمنا و سلمنا کہے تو یہ قرب قیامت کی نشانی ہے۔

باپ کی بجائے دوست کی فرمانبرداری ہو:

دوسری بات فرمائی "باپ کی بجائے دوست کی بات ماننا" آج کے نوجوان طبقہ میں یہ بات عمومی طور سے دیکھی جاتی ہے کہ دوست کی بات کو باپ کی بات پر ترجیح دی جاتی ہے کیونکہ باپ صلاح و نصیحت کی بات کرے گا جو کہ دل کو بری لگتی ہے ور دوست گناہ میں شریک ہونے، مدد کرنے اور کسی غلط کام میں مشغول کرنے پر ابھارتا ہے تو یقیناً اس کی بات اچھی لگے گی۔

مساجد کی حرمت ختم ہو:

ایک علامت حضورﷺ نے یہ بھی ذکر فرمائی کہ جب مسجد میں شور وغل ہونے لگے آج ہمیں خود اپنے گریبان میں جھانک کر اپنا محاسبہ کرنا چاہیے کہ ہم اللہ کے گھر کا کتنا احترام کرتے ہیں، اور مسجد کے سکون میں خلل ڈال کر اسکے ادب واحترام سے لاپرواہی برتتے ہیں، اسی طرح فرمایا جب قوم اور جماعت کی سرداری اس قوم و جماعت کے فاسق وفاجر کرنے لگیں اور اس کی مثال بھی ہمارے سامنے ہے، اور یہ ہمارے اعمال ہیں جس کی سزا ہم بھگت رہے ہیں۔ جیسا کہ فرمایا گیا اعمالکم عمّالکم

جب بیٹی خود سر ہو:

خاتم الانبیاء نے قیامت کی نشانی کے طور پر فرمایا جب ماں اپنی حاکمہ کو جنم دے گی۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ

بیٹیاں اتنی بدتمیز اور خودسر ہوں گی کہ ماں انکے سامنے ڈر کے مارے بول بھی نہیں سکے گی۔ بات بات پر ضد کرنا لڑنا' خود کو ماں سے زیادہ عقلمند گردانا یہ علامات ہیں اور آج کل تقریباً زیادہ تر گھروں میں یہی حالت ہے۔ ایک اور نشانی قیامت کے بارے میں ذکر فرمائی کہ جب آدمی کی تعظیم اس کے شر اور فتنہ کے ڈر کی وجہ سے ہو' بالکل یہی تصویر ہمارے معاشرے کی ہے۔ جو صاحب اقتدار و جاہ اور نااہل ہے وہی صاحب عزت بھی ہے اور صاحب تعظیم بھی ہے۔ حالانکہ وہ قوم کو اقتدار کے نشہ میں شر اور فتنہ میں مبتلا کر سکتا ہے۔

گانا بجانا عام ہو:

ایک اور نشانی بیان فرمائی جب لوگوں میں گانے والیوں اور ساز باجوں کا دور ہو جائے۔ پہلے زمانے میں لوگ گانے والی کے پاس جا کر گانا سنتے تھے' صاحب دولت لوگ گھر بلا کر مجالس منعقد کرتے اور سازوں اور باجوں کا دور دورہ چلتا ہے' پھر آہستہ آہستہ اس کی جگہ ٹیپ ریکارڈر نے لے لی اب اس سے بھی آسان اور سستا طریقہ آ گیا موبائل فون کی صورت میں۔ جب چاہو جہاں چاہو جیسے چاہو کان سے لگا کر سنو۔ گھنٹی کی جگہ گانا' کہیں اور جانے کی ضرورت ہی نہیں۔ اپنی جگہ پر آرام سے بیٹھ کر جتنا چاہو سنو اور گناہ بے لذت سے اپنے آپ کو بہرور کرو۔

قیامت کی ایک نشانی یہ بھی آپ ﷺ نے ارشاد فرمائی کہ جب صلحاء اپنا نائب نہ چھوڑیں۔ اور یہ بات ہم تیزی سے دیکھ رہے ہیں کہ صلحاء جا رہے ہیں' علماء جا رہے ہیں اور ان کے بعد ان کا کوئی حقیقی جانشین ہزاروں میں بھی نہیں ملتا۔

ایک اور علامت: جب زکوٰۃ کو تاوان سمجھا جائے' حقیقتاً آج کے زمانے میں کتنے لوگ ہونگیں' جو حق تعالیٰ کی اسی فریضہ کا حق ادا کرتے ہیں اگر بمشکل کوئی دیتا بھی ہے تو تاوان سمجھ کر اور یا اپنے مال میں انتہائی گھٹیا اور نہ بکنے والے سامان کو زکوٰۃ کے نام پر ادا کرتے ہیں گویا (نعوذ باللہ) مالک کائنات کو سب سے کمزور سمجھ کر دھوکہ دینے کی کوشش کی جاتی ہے

محترم حاضرین یہ علامات اور دوسری بہت سی علامات جو قرب قیامت کی نشانیاں ہیں ان میں سے اکثر یا تو پوری ہو چکی ہیں اور یا قریب ہیں۔ ہم دنیا کی محبت میں ایسے گرفتار ہیں ہمیں ان سے عبرت لینے یا توبہ کرنے کی توفیق نہیں ہے اور اس کے بدلہ میں سیلابوں' زلزلوں' دھماکوں' قتل و غارتگری اور اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی بے شمار نعمتوں کی موجودگی اور اس میں کمی یہ اللہ سے دوری اور حضور اقدس ﷺ کی تعلیمات سے روگردانی کا نتیجہ ہے اللہ ہمیں اپنے حضور توبہ کرنے کی توفیق دے اور روز قیامت امت محمدیہؐ کے دامن پر بدنما داغ بننے سے محفوظ رکھے۔ امین

خط و کتابت کرتے وقت اپنے خریداری نمبر کا حوالہ ضرور دیجئے
آپ اپنے مضامین بذریعہ ای میل بنام مدیر الحق کو بھی بھیج سکتے ہیں
editor_alhaq@yahoo.com